DAILY
NAWA-I-WAQT
MULTAN
روزنامہ
نوائے وقت ملتان
بانی حمید نظامی مرحوم
معمار مجید نظامی مرحوم
ایڈیٹر رمیزہ مجید نظامی
لاہور، کراچی، راولپنڈی/اسلام آباد اور ملتان سے بیک وقت شائع ہوتا ہے

بہاریہ کماد کی کاشت

اس کی زیادہ پیداوار کا حصول پانی ہی کی مرہون منّت ہے

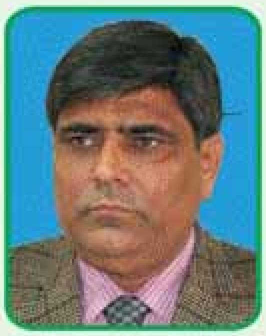

نوید عصمت کاہلوں

گنے کی زیادہ پیداوار کا تعلق اگرچہ ستمبر کاشت سے ہی وابستہ ہے کیونکہ ستمبر کاشت میں فصل کو اپنی نشوونما کا مکمل دورانیہ مل جاتا ہے جس سے پیداوار کا بڑھنا یقینی ہوتا ہے، تحقیق کے مطابق بہاریہ کاشت کی نسبت ستمبر کاشتہ فصل کی پیداوار میں 25 فیصد اور شوگر ریکوری میں 0.70 فیصد کا بڑھنا یقینی ہوتا ہے لیکن بہاریہ کاشت کی اہمیت اس لیے بڑھ جاتی ہے کہ صوبہ پنجاب میں 90 تا 95 فیصد کاشت فروری / مارچ کے مہینوں میں ہی کی جاتی ہے لیکن اگر بہاریہ فصل کو ادارہ تحقیقات کماد فیصل آباد، کی وضع کردہ ٹیکنالوجی کے مطابق کاشت کیا جائے تو فروری / مارچ میں بھی پیداوار بڑھائی جاسکتی ہے۔ پاکستان میں 1129 ہزار ہیکٹر رقبہ پر کماد کی فصل کاشت ہوتی ہے، دنیا میں گنا 1877 ملین ٹن پیدا کیا جاتا ہے جس میں سے 64 ملین ٹن گنے کی پیداوار پاکستان میں حاصل کی جاتی ہے یوں رقبہ اور پیداوار دونوں کے لحاظ سے پاکستان کا شمار دنیا بھر میں پانچویں نمبر پر ہوتا ہے جبکہ اوسط پیداوار میں پاکستان دسویں نمبر پر چلا جاتا ہے جو ہمارے لئے یقیناً لمحۂ فکریہ ہے۔

بہاریہ کاشت میں چونکہ زیادہ رقبے پر گنا کاشت کیا جاتا ہے اس لیے کاشتکار محکمہ زراعت کی جدید سفارشات سے براہِ راست مستفید ہو کر کماد کی پیداوار بڑھا سکتے ہیں۔

کماد ایک منافع بخش فصل کے طور پر ان کی معاشی حالت کو نہ صرف مستحکم کرنے کا سبب بن سکتی ہے بلکہ اقوام عالم میں بھی پاکستان کی فی ایکڑ پیداوار میں پوزیشن بہتر ہو سکے گی۔ بہاریہ کاشت میں

گنے کی زیادہ پیداوار کے حصول کیلئے جن اُمور پر توجہ دینے کی ضرورت ہے ان میں گہری تیار کی گئی زمین جو زیادہ پانی جذب کرتی ہے اور گہری جوتائی سے جڑیں بھی نچلی تہوں تک تیزی سے پھیلتی ہیں اور پودا زیادہ سے زیادہ پانی حاصل کر سکتا ہے۔

جڑ کا نظام چونکہ ایک میٹر تک کام کرتا ہے لہٰذا زمین کی تیاری لازمی طور پر 2 فٹ یا 60 سینٹی میٹر گہرائی تک کرنی چاہئے، کلی اور چکنی زمینوں کی تیاری کیلئے سب سائلر کا استعمال زیادہ موزوں ہے اور بھاری زمینوں کی تیاری کیلئے چزل کا استعمال بہترین رہتا ہے، اسی طرح کچھ سخت زمینوں میں راجہ ہل یا ڈسک ہل استعمال میں لایا جاتا ہے، گہرائی تک تیار کی گئی زمینوں میں جڑیں کافی گہرائی تک پھیل کر آبپاشی کے لمبے وقفے میں بھی پودوں کو پانی میسر کرتی ہیں جبکہ جڑ کے کم پھیلاؤ والی زمینوں میں فصل کم وقفے سے پانی مانگنے لگتی ہے لہٰذا پانی کی قلت ہو تو کم گہرائی والی جڑوں کی زمینوں میں لگی فصل کی بڑھوتری اور پیداوار زیادہ متاثر ہوتی ہے، اس لیے بہاریہ فصل میں زیادہ پیداوار کیلئے زیادہ گہرائی تک زمین کی تیاری اشد ضروری ہے۔

گنے کی منافع بخش فصل کیلئے بیج کا انتخاب ایسی یکسالہ فصل سے کیا جائے جو ایک تو بیماریوں سے پاک ہو اور دوسرا گری ہوئی نہ ہو تیسرا جس کی عمر 6 تا 8 ماہ کے درمیان ہو اور چوتھا پودے کے اُوپر والی تین تا چار آنکھوں والی پوریاں اس کے بہتر اُگاؤ کیلئے زیادہ فائدہ مند رہتی ہیں، اس لیے ان کو ہی ترجیح دیں جبکہ لمبے سموں کی وجہ سے اُگاؤ کم ہوتا ہے، بیج کیلئے کھوری کو ہمیشہ ہاتھ سے اُتاریں تاکہ آنکھ زخمی ہونے سے بچ سکے۔ باربرداری کیلئے بھی احتیاط برتی جائے اور بیج کو بوائی کے کھیت ہی میں لا کر چھیلا جائے۔ بروقت کاشت اور دیگر موزوں حالات میں دو آنکھوں والے 30 ہزار سے یا تین آنکھوں والے 20 ہزار سے فی ایکڑ بیج استعمال کریں۔ یہ تعداد موٹی اقسام میں تقریباً 100 سے 120 من اور باریک اقسام میں 80 سے 100 من بیج سے حاصل کی جا سکتی ہے۔ کاشت میں تاخیر ہونے کی صورت میں بیج کی مقدار میں 20 سے 25 فیصد اضافہ کر لینا چاہئے۔

کماد کی ترقی دادہ اقسام میں سی پی 400-77، سی پی ایف 237، ایس پی ایف 213، ایچ ایس ایف 240، سی پی ایف 246، سی پی ایف 247، سی پی ایف 248 اور سی پی ایف 249 شامل ہیں۔ کمزور زمین کیلئے یوریا 4 بوری، ڈی اے پی اور پوٹاشیم سلفیٹ 2 بوری فی ایکڑ، درمیانی زمین کیلئے یوریا 3 بوری، ڈی اے پی 2 بوری، پوٹاشیم سلفیٹ 2 بوری فی ایکڑ، زرخیز زمین کیلئے یوریا 2 بوری، ڈی اے پی 1 بوری اور پوٹاشیم سلفیٹ 2 بوری فی ایکڑ استعمال کریں۔

گنے کی زیادہ پیداوار کا حصول پانی ہی کی مرہون منّت ہے۔ پانی کی کمی گنے کی فی ایکڑ پیداوار میں کمی کا باعث بنتی ہے۔

پانی کی کمی گنے کی فی ایکڑ پیداوار میں کمی کا باعث بنتی ہے

بہاریہ کاشت میں کاشتکار کماد کی پیداوار بڑھا سکتے ہیں